AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبہ جمعہ

بعنوان

سیرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کے فکری اور منہجی پہلو

سلسلة منبر الحکمة

215

بتاریخ: 11 ستمبر 2020

بمطابق: ۲۲ محرم الحرام ١٤٤٢ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

① ...... بارگاہِ نبوت سے صدیق لقب پانے والے

② ...... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ملت اسلامیہ کے عظیم محسن

③ ...... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جذبہ محبت واطاعت رسول

④ ...... وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا **منہج**

⑤ ...... خلافت صدیق کی اولیت

⑥ ...... سقیفہ بنی ساعدہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کردار

⑦ ...... میراث نبوی میں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

⑧ ...... لشکر اسامہ کی روانگی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی

⑨ ...... فتنہ ارتداد اور مانعین زکوۃ کی سرکوبی

⑩ ...... منکرین ختم نبوت کے خلاف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی لشکر کشی

⑩ ...... جمع قرآن میں ایمانی بصیرت

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ [الزمر:33]

﴿إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ [البقرة:40]

((اُثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ ، وَصِدِّيقٌ ، وَشَهِيدَانِ)) صحيح البخارى:3675

تمهيد:

جاںنثارِ رسول، یارِ غار، برحق خلیفہ مسلمین، امت میں سب سے زیادہ رقیق القلب اور نرم دل، بارگاہِ نبوت سے صدیق کا لقب پانے والے، اطاعتِ رسول میں درجہ کمال اور سب سے اعلیٰ مقام پانے والے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر، اسلام اور مسلمان غلاموں کی آزادی کے لیے بے تحاشہ مال خرچ کرنے والے، مردوں میں سب سے پہلے اسلام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قبول کرنے والے،جنھیں بارہِ نبوت میں عتیق (جہنم سے آزاد) کا لقب عطا کیا گیا،علم انساب کے ماہر، زمانہ جاہلیت سے عفت وعصمت کے پیکر اور حرام وشراب نوشی سے احتراز برتنے والے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہمارے ایمان کا اظہار ہے۔خانوادہ صدیق سے لوگوں کو ہمیشہ خیر ہی پہنچی۔

بارگاہِ نبوت سے صدیق لقب پانے والے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ احد پہاڑ پر تشریف فرما تھے کہ احد ہلنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے احد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

((اُثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ))

''اے احد!ٹھہر جا،کہ تجھ پر ایک نبی،ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

صحیح البخاری:3675

......☆ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی دعوت کو پیش کیا،لوگوں نے وحی کے نازل ہونے اور آپ ﷺ کے رسول اللہ ہونے پر شک وشبہ کیا،لیکن سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے ایمان قبول کیا اور سب سے پہلے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔

......☆ رسول اللہ ﷺ جب معراج سے واپس تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے تکذیب کرتے ہوئے مذاق اڑایا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کی سب سے پہلے تصدیق کرنے کی وجہ سے صدیق ٹھہرے۔

......☆ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور آپ کے لقب صدیق کی یہ بھی ایک وجہ تھی۔

......☆ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ سے زندگی بھر کوئی لغزش نہیں ہوئی کہ جس کی بنا پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے ہوں۔

......☆ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ سچی بات لانے والے نبی کریم ﷺ ہیں،اور سب سے پہلے اس کی تصدیق کرنے والے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں،کیونکہ وہ سب سے پہلے آپ ﷺ پر ایمان لائے۔اگرچہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی تمام مومن اس آیت میں شامل ہیں جنھوں نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔

اسی بارے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ [الزمر:33]

''اور جو شخص سچی بات لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی،یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔''

تم جہنم سے آزاد ہو!

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا ابوبکر صدیق رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”تم جہنم سے اللہ کے آزاد کردہ ہو تو اسی دن سے ان کا نام عتیق رکھ دیا گیا۔“

[صحیح] سنن الترمذی:3679

شان صدیق میں سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار:

ایک مرتبہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ابوبکر صدیق کی تعریف میں کچھ اشعار کہو، تو آپ رضی اللہ عنہ گویا ہوئے:

وَثَانِی اثْنَیْنِ فِی لْغَارِ الْمَنِیْفِ　　وَقَدْطَافَ الْعَدُوُّبِهِ اِذْصَعِدُوا الْجَبلاً

”وہ مبارک غار میں دو میں دوسرے ہیں۔ دشمنوں نے آپ کا گھیراؤ کیا جب کہ وہ پہاڑ پر چڑھے۔“

وَکَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا　　خَیْرُالْبَرِیَّةِ لَمْ یَعْدِلْ بِهِ رَجُلاً

”اورآپ رسول اللہ کے محبّ ہیں۔ لوگ جانتے ہیں ساری مخلوق میں سے بہتر ذاتِ والا صفات (نبی ﷺ) نے آپ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے برابر کسی شخص کونہیں کیا۔“

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ملت اسلامیہ کے عظیم محسن:

......☆ سیدنا صدیق اکبر جس روز ایمان لائے، گھر آئے اور سب کو اسلام کی دعوت دی، سب دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق اور دین توحید کو قبول کر لیا۔

......☆ عشرہ مبشرہ میں سے پانچ لوگ سیدنا عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین آپ کی دعوت اور ترغیب سے شرف بہ اسلام ہوئے۔

......☆ اس کے علاوہ سیدنا صدیق کی کوششوں سے سیدنا ابوعبیدہ ابن جراح، عثمان بن مظعون، ارقم بن ابو الارقم اور ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہم اجمعین دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

......☆ جب علانیہ دعوت کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو علانیہ حق کی جانب بلانا شروع کر دیا۔ اس پر مشرکین قریش نے مظلوم بے کس و بے سہارا مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانا شروع کر دیے۔ خاص طور پر مسلمان ہونے والے غلاموں اور لونڈیوں پر۔ ظلم وستم کے اس دور میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بے دریغ مال خرچ کیا، مظلوم غلاموں اور لونڈیوں کو ان کے سنگدل آقاؤں سے خرید کر آزاد کروایا۔

......☆ اسی بارے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ إِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَکْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِئُهُ اللّٰهُ بِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ أَبِی بَکْرٍ))

”کسی کا ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا میں نے بدلہ نہ چکا دیا ہو سوائے ابوبکر کے، کیونکہ ان کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہمارے اوپر اتنا بڑا احسان ہے کہ جس کا پورا پورا بدلہ قیامت کے دن انہیں اللہ ہی دے گا، کسی کے مال سے کبھی بھی مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچا جتنا مجھے ابوبکر کے مال نے پہنچایا ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی:3661

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ فرمان سنا تو رونے لگے اور کہا: اے اللہ کے رسول!

((هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ))

''میں اور میرا مال صرف آپ کا تو ہے۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه: 94

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جذبہ محبتِ رسول:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اللہ کی راہ میں مال خرچ کا حکم دیا۔ میں نے سوچا کہ آج ضرور صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا، میں نے اپنا آدھا مال بارگاہِ نبوت میں پیش کر دیا اور آدھا گھر والوں کے لیے چھوڑ کر آیا، جب کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان بارگاہِ نبوت میں حاضر کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟))

''تم اپنے اہل خانہ کے لیے کیا باقی چھوڑ کر آئے ہو؟

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ((أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ))

''میں اہل خانہ کے لیے اللہ و رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ((لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا))

''میں کسی شے (نیکی) میں کبھی بھی تم سے نہیں بڑھ سکتا۔''

[حسن] سنن ابن ماجه:1678

......☆ رسول اللہ ﷺ کو جب مکہ سے مدینہ ہجرت کا حکم ملا تو سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے سے اپنی سواریوں کو تیار رکھا تھا اور خدمت اقدس میں حاضر کر دیں۔ پھر غار ثور میں تین دن رہے، جس سے آپ کو یارِ غار بھی کہتے ہیں۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ آیا ہے:

﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ [البقرة:40]

''دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا جذبہ اطاعتِ رسول:

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی سب سے پہلے وہ کام کرنے کا حکم صادر کیا، جس کا حکم رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں دیا تھا، یعنی سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے لشکر کی روانگی۔ حالانکہ باقی صحابہ نے مخالفت کی تھی لیکن اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُس کام کو کیسے روک یا مؤخر کرسکتا ہوں جس کو کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہو۔

وفات نبی ﷺ اور سیدنا صدیق کا **منہج**

رسول اللہ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے موقع پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ثابت قدم رہنا استقامت اور بہادری کی بہت بڑی دلیل ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی جدائی سے بڑھ کر کونسی بڑی مصیبت ہوسکتی ہے؟

اس سے سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے ساتھ علمی مقام ومرتبہ بھی واضح ہوتا ہے کہ فرطِ غم میں سب صحابہ اپنے ہوش کھو بیٹھے تھے تو سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبہ اور کلمات کی وجہ سے انھیں یقین ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ اس جہان فانی سے رفیق اعلیٰ کو جا ملے ہیں۔ سب جان گئے کہ اللہ ہی حـــــــی وقیـــوم ذات ہے، جس کو کبھی موت نہیں اور نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بھی اسلام ہمیشہ کی طرح زندہ وجاوید رہے گا۔

جس روز نبی کریم ﷺ نے جہانی فانی سے وفات پائی، وہ دن صحابہ کرام کے لیے بڑا کٹھن اور مشکل ترین تھا، صحابہ کو اپنا ہوش تک نہ رہا، کھڑے ہونے کی ہمت جواب دے گئی، کچھ بولنے کی سکت ختم ہوگئی، صحابہ کو موت کا یقین نہیں آ رہا تھا اور بعض صحابہ شدت غم کی وجہ سے وفات کا انکار کر رہے تھے۔

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ **مقامِ سنح** سے اپنے گھوڑے پر مسجد نبوی میں آئے اور نیچے اتر کسی سے کوئی بات نہ کی اور سیدھے حجرہ عائشہ میں آئے، نبی اکرم ﷺ کے جسد خاکی کو ایک یمنی چادر میں لپیٹا گیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے کپڑا ہٹا کر ماتھے کو بوسہ دیا، رونے لگے اور کہا:

((بِـأَبِی أَنْتَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ، لاَ یَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَیْكَ مَوْتَتَیْنِ ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِی كُتِبَتْ عَلَیْكَ فَقَدْ مُتَّهَا))

’’میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ دو موتیں آپ پر کبھی جمع نہیں کرے گا۔ ایک موت جو آپ کے مقدر میں تھی، سو آپ پر طاری ہوچکی ہے۔‘‘

حادثہ دل فگار اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا موقف:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ حجرہ عائشہ سے باہر تشریف لائے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ یہ بات سن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((اِجْلِسْ يَا عُمَرُ)) ''اے عمر! بیٹھ جاؤ''

لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ پھر لوگ سیدنا عمر کو چھوڑ کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے۔ سیدنا صدیق نے حمد وثناء کے بعد لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

((أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى))

''اگر تم میں سے کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ باقی رہنے والا ہے، کبھی وہ مرنے والا نہیں۔''

اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾

[آل عمران:144]

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف رسول ہیں، اس سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں، کیا اگر ان کا فوت یا شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑے گا، عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔''

صحیح البخاری:1241۔ صحیح البخاری: 4454

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی استقامت، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((وَاللّٰهِ! لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوْهَا))

''اللہ کی قسم! ایسے محسوس ہوا کہ جیسے لوگوں کو پہلے معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے، جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی تو سب لوگوں نے انھی سے سیکھی، اس کے بعد حالت یہ تھی کہ جو بھی اس آیت کو سنتا تو وہ اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری: 4454

صدیق رضی اللہ عنہ کا قرآنی استدلال اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خاموشی:

صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سورت ال عمران کی اس آیت کو تلاوت کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ۔ سیدنا سعید بن میسّب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ صدیق سننے کے بعد کہا:

((وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلاهَا فَعَقِرْتُ ، حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلاَیَ ، وَحَتَّى أَهْـوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلاهَا ، عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ))

"اللہ کی قسم! مجھے اس وقت ہوش آیا جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، میں سکتہ میں آ گیا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں، میں زمین پر گر گیا اور اس وقت نے جان لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں۔"

صحیح البخاری: 4454

سیدنا سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا مکہ میں خطبہ:

مکہ مکرمہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی تو جو بھی اہل عرب میں سے مرتد ہوا وہ ہو گیا ۔ اس دوران سیدنا سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مکہ میں کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے کہا:

((وَاللّٰـهِ إِنِّيْ لأَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الدِّيْنَ سَيَمْتَدُّ إِمْتِدَادَ الشَّمْسِ فِيْ طُلُوْعِهَا إِلٰى غُرُوْبِهَا ، فَلَا يَغُرَّنَّكُمْ هٰذَا مِنْ أَنْفُسِكُمْ))

"اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ یہ دین سورج کی روشنی کی طرح مشرق ومغرب میں پھیلے گا اور تمہیں کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سبب دھوکے میں نہ ڈالے۔"

المفصل فی تاریخ العرب قبل العرب ، 423/16

خلافتِ صدیق کی اولیت کے دلائل

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض شدت پکڑ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں، آپ کے منتظر ہیں ۔ آپ کے حکم پر ٹب میں پانی رکھا گیا، آپ نے غسل کیا، کھڑا ہونا چاہا لیکن پھر بے ہوش ہو گئے ۔ جب ہوش آیا تو فرمایا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے کہا: نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ کے منتظر ہیں۔ تین بار مسلسل بے ہوشی کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))

''تم ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔''

صحيح البخاری:664

......☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھیجا اور فرمایا:

((إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ))

''بے شک رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔''

صحيح البخاری:687

......☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مرض الموت میں فرمایا:

((ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ ، أَبَاكِ ، وَأَخَاكِ ، حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ : أَنَا أَوْلَى ، وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ))

''تم اپنے باپ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) اور اپنے بھائی کو بلاؤ، تاکہ میں انھیں ایک تحریر لکھ دوں، میں ڈرتا ہوں کہ کوئی خلافت کی آرزو کرنے تمنا نہ کرے، اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کی (خلافت) سے۔''

صحيح مسلم:2387

......☆ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ ایک شخص بولا میں نے دیکھا:

((رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ ، فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ))

''گویا ایک ترازو آسمان سے اترا ہے، جس میں آپ ﷺ کا اور ابوبکر کا وزن کیا گیا، تو آپ ابوبکر سے بھاری نکلے، پھر عمر اور ابوبکر کا وزن کیا گیا تو ابوبکر بھاری نکلے، پھر عمر اور عثمان کو تولا گیا تو عمر بھاری نکلے، پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا:

((خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”نبوت کے منہج پر یہی خلافت کی ترتیب ہے، اس کے بعد اللہ جسے چاہے حکومت دے دے۔“

[صحيح] سنن ابو داود:4634۔4635

......☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَجْمَعَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ، وَاسْتَخْلَفُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ))

”نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ نے اتحاد و اتفاق کیا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔“

[حسن لذاته] مستدرك للامام الحاكم: 4476

......☆ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قدر فضائل و مناقب کے حامل تھے کہ آپ کی شخصیت دوسروں تمام صحابہ سے ممتاز تھی، جس کی وجہ سے اہل ایمان نے آپ کو دوسروں کی بہ نسبت منصبِ خلافت کا زیادہ حقدار سمجھا اور ایسی صورت میں متعین کرنے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہتی۔“

منهاج السنة النبوية:140/1

سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین وانصار کا اختلاف اور صدیق اکبر کا کردار

صحابہ کا اختلاف صدیق رضی اللہ عنہ کی بصیرت سے حل:

انصار کا خیال تھا کہ ہم نے مہاجرین کو اپنے ہاں آڑے وقت میں ٹھکانہ دیا، مشکل وقت میں جان، مال اور ہر چیز کی قربانی دی ہے، تو آج خلافت کے ہم زیادہ حق دار ہیں۔ لہٰذا انصار اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے اور اپنے ایک بوڑھے سردار سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو گھر سے ساتھ لے لیا۔

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین وانصار کو خطبہ دیتے کہا:

((فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللهِ وَكَتِيبَةُ الإِسْلاَمِ ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ المُهَاجِرِينَ رَهْطٌ ، وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ ، فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا ، وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الأَمْرِ))

”ہم اللہ کے دین کے مددگار (انصار) اور اسلام کے لشکر ہیں اور تم اے گروہ مہاجرین! کم تعداد میں ہو۔ تمہاری یہ تھوڑی سی تعداد اپنی قوم قریش سے نکل کر ہم لوگوں میں آ رہے ہو۔ تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ ہماری بیخ کنی کر دو اور ہم کو خلافت سے محروم کر کے آپ خلیفہ بن بیٹھو، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ذہن میں گفتگو کو ترتیب دے رکھا تھا اور سوچا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے بات کروں گا، لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سے زیادہ بردبار اور معاملہ فہم تھے۔ جب میں نے بات کرنا چاہی تو سیدنا ابوبکر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: ٹھہر جاؤ۔ میں آپ کے احترام میں خاموش ہو گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے کوئی بات بھی نہ چھوڑی جو میرے دل میں تھی اور میں اسے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی گفتگو کے آخر میں فرمایا:

((مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ ، وَلَنْ يُعْرَفَ هَذَا الأَمْرُ إِلَّا لِهَذَا الحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ ، هُمْ أَوْسَطُ العَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا ، وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ ، فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ))

''انصار بھائیو! تم نے جو بھی اپنی فضیلت اور برتری میں کہا، وہ سب درست ہے اور تم بلا شبہ اس کے مستحق ہو مگر خلافت قریش کے علاوہ کسی اور خاندان کے لیے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قریش نسب اور خاندان کے لحاظ سے تمام عرب قوموں سے بڑھ کر ہیں، اب تم لوگ ایسا کرو کہ ان دو آدمیوں میں سے کسی سے بیعت کر لو۔''

صحیح البخاری:6830

دو خلفاء کی رائے اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کی حکمت:

انصار میں سے ایک شخص سیدنا حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میرے پاس ایک عمدہ رائے ہے، جس سے دونوں قوموں کا معاملہ حل ہو جائے اور اختلاف نہیں رہے گا۔

((مِنَّا أَمِيرٌ ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ ، يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ))

''اے قریش کی جماعت! ایک خلیفہ ہم میں ہو اور ایک تم میں سے''

اس رائے کے بعد صحابہ کے درمیان شور وغوغا برپا اور آوازیں بلند ہونے لگیں اور اسی موقع پر سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کن قدم اٹھایا جس سے سارا اختلاف اور شور ختم ہو گیا اور انھوں نے کہا:

(ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ ، وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الأَنْصَارُ)

''اے ابوبکر! تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ، انھوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے بیعت کر لی، پھر مہاجرین نے بیعت کر لی اور پھر اس کے بعد انصار نے بیعت کی۔''

......☆ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا:

((وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوَى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ))

''اللہ کی قسم! اس وقت ہمیں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعتِ خلافت سے بڑھ کر کوئی چیز بھی ضروری معلوم نہیں ہوئی۔''

صحیح البخاری:6830

......☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((اَلاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ))

"خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔"

[صحیح] مسند احمد :12307

میراثِ نبوی اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف

باغ فدک، خیبر کی زمین اور صدیق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ:

میراث نبوی ﷺ میں سے باغ فدک ہو یا خیبر کا باغ، سیدہ فاطمہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہما دونوں کا جو مطالبہ تھا اور اس سلسلے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو جواب دیا وہ درحقیقت نبی اکرم ﷺ کے فرامین کی روشنی میں دیا۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے مطلع کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا المَالِ ، يَعْنِي مَالَ اللَّهِ ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى المَأْكَلِ))

"ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ کر جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔ لیکن آل محمد ﷺ! اسی مال میں اپنا خرچ پورا کرے گی، کھانے بھر سے زیادہ لینے کا انہیں حق نہیں ہے۔"

صحیح البخاری:3712

......☆ اس لیے سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ بار بار یہی بات کہتے رہے:

((لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ ، فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ))

"میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جسے رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں کرتے رہے تھے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ کے حکم میں سے کوئی بھی چیز کم کر دی تو میں سیدھے رستے سے بھٹک جاؤں گا۔"

صحیح البخاری:3093

......☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا ، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي ، فَهُوَ صَدَقَةٌ))

"میرا ورثہ دینا کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگا، میں نے اپنی بیویوں کے خرچ اور عاملوں کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔"

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح مسلم:1760

فیصلہ کن بات:

اس مسئلے میں فیصلہ کن بات یہ ہے کہ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے بھی اس جائیداد کو رسول اللہ ﷺ کی میراث قرار دیا اور نہ ہی وارثوں میں تقسیم کیا، بلکہ اسے بدستور وقف فی سبیل اللہ ہی رہنے دیا۔

......☆ اصل بحث صرف یہ تھی کہ اس جائداد کو نبی ﷺ کے بعد وراثت میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

یہ بحث نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل وعیال اور قرابت داروں کو بیت المال سے نفقہ پانے کا حق ہے یا نہیں؟

تاریخ گواہ ہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے خود اپنی ذات اور خاندان والوں سے بدرجہا زیادہ ان رسول اللہ کے آل، ازواج اور بنو ہاشم کی خدمت کی۔

لشکرِ اسامہ کی روانگی اور صدیق رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی

نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جزیرہ عرب کے شمالی حصہ میں رومی سلطنت کی سرحدیں ملتی تھیں۔ آپ نے انھیں اسلام کی طرف دعوت دینے کے لیے سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، لیکن شاہِ روم ہرقل نے دعوتِ حق قبول نہ کی، تکبر کیا اور آخرت کی بجائے دنیا کو ترجیح دی۔ سن آٹھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر بھیجا، جس کے نتیجے میں جنگ موتہ کا معرکہ ہوا اور سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

سن نو ہجری ماہِ رجب میں رسول اللہ ﷺ خود رومیوں سے جہاد کے لیے نکلے اور مقام تبوک تک پہنچے، لیکن کوئی رومی اور نصرانی مقابل نہ آیا اور مختلف ذیلی علاقے اور قصبات کو فتح کیا اور انھوں نے جزیہ دے کر عافیت مانگی۔

رسول اللہ ﷺ نے گیارہ ہجری ماہِ صفر میں بلقاء اور فلسطین کے علاقوں میں جا کر جہاد کرنے کے لیے ایک لشکر تیار کیا، اس جنگی لشکر میں کبار مہاجرین وانصار نے شرکت کی اور نبی کریم ﷺ نے اس لشکر کا قائد سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مقرر فرمایا۔

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے امیر مقرر کرنے پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا، جس کے بارے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ))

''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم لوگ اسامہ کے متعلق باتیں کر رہے ہو، حالانکہ وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہے۔''

صحیح البخاری: 4468

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......☆اس بارے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے :

''جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی تو میں (مقام جرف سے) اتر کر مدینہ آیا اور (میرے ساتھ) کچھ اور لوگ بھی آئے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ پر سکتہ طاری تھا، پھر اس کے بعد آپ کچھ نہیں بولے، آپ اپنے دونوں ہاتھ میرے اوپر رکھتے اور اٹھاتے رہے تو میں یہی سمجھ رہا تھا کہ آپ میرے لیے دعا فرما رہے ہیں۔''

[حسن] سنن الترمذی:3817

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس لشکر اسامہ کو روانہ کرنا چاہا تو بعض صحابہ کو اعتراض ہوا کہ جب ہر طرف سے ارتداد کی خبریں آرہی ہیں تو آپ اس کو ملتوی کر دیں۔

لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قوت ایمان، قوتِ شجاعت اور قوت استقامت وہمت دیکھیں کہ انھوں نے سب کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

((وَالَّذِی نَفْسُ أَبِی بَکْرٍ بِیَدِهِ، لَوْ ظَنَنْتُ أَنَّ السِّبَاعَ تَخَطَّفَنِی لأَنْفَذْتُ بَعْثَ أُسَامَةَ کَمَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللہ ﷺ، وَلَوْ لَمْ یَبْقَ فِی الْقُرَی غَیْرِی لأَنْفَذْتُهُ))

''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوبکر کی جان ہے! اگر مجھے یقین ہو جائے کہ درندے مجھے چیر پھاڑ دیں گے تو پھر بھی میں لشکر اسامہ کو ضرور روانہ کروں گا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی روانگی کا حکم دیا تھا، اگر میں مدینہ میں اکیلا رہ جاؤں تو بھی میں اس لشکر کی روانگی کا حکم دوں گا۔''

تاریخ الطبری:225/3

لشکرِ اسامہ کی روانگی میں **منہجی** فائدے:

......☆ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خود لشکر کو الوداع کہنے کے لیے مدینہ سے باہر نکلے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس لشکر کو روانہ کرنے مدینہ سے باہر نکلے تھے اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی جذبہ اطاعت ومحبت میں ایسا ہی کیا۔

......☆لشکر کے قائد سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ جنھیں رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا تھا، جب روانہ ہونے لگے تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ وقت درخواست کرتے ہوئے کہنے لگے:

''اگر میری مدد کرنا کچھ مناسب سمجھو تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مدینہ میرے پاس رہنے دو۔''

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے موافقت کرتے ہوئے تجویز کو قبول کیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اعانت کے لیے مدینہ رہنے دیا۔

تاریخ الطبری:226/3

......☆لشکر اسامہ کی روانگی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ پورے جزیرہ عرب میں مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو لوگ یہ اندازہ لگائے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائے گا، وہ اس لشکر کی کامیاب واپسی پر ششدر رہ گئے۔

......☆ لشکر اسامہ کی کامیابی کے بعد بیرونی حملوں کا خطرہ ہمیشہ کے لیے ٹل گیا اور مرکز خلافت مدینہ منورہ کی بنیادیں مزید مضبوط ہو گئیں۔

......☆ ہر حال میں نبی اکرم ﷺ کی اطاعت لازم ہے، خواہ حالات جیسے بھی ہوں۔

......☆ نبی کریم ﷺ کی اطاعت و محبت ہی مشکلات کا حل اور نصرت الٰہی کا واحد ذریعہ ہے۔

......☆ اپنے جھگڑے کتاب و سنت پر پیش کرنے چاہیے اور دلیل کی اتباع کرنی چاہیے، خواہ اکثریت کی رائے اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

......☆ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ جب امیر مقرر کیے گئے تو ان کی عمر محض اٹھارہ برس تھی۔ جس سے دعوت اور جہاد میں نوجوانوں کا کردار واضح ہوتا ہے۔

فتنہ ارتداد اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار

ارتداد کے اسباب اور علاج:

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عرب کے بعض قبائل مرتد ہو گئے، جس کے مختلف اسباب تھے۔ مثلاً: دین میں کم فہمی۔ نومسلم ہونا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کا صدمہ اور غم۔ جاہلیت کے کام کرنے کی خواہش۔ اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت اور خروج۔ حکومت کی طمع اور دین کو مال حاصل کرنے کا ذریعہ بنانے کی خواہش رکھنا۔

مرتد ہونے کی صورتیں بھی مختلف تھیں، کچھ نے تو سرے سے اسلام کو چھوڑ کر بت پرستی اختیار کر لی اور کچھ نے نماز پڑھنے سے انکار کر دیا اور کچھ نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا اور کچھ ملعون ایسے بھی تھے کہ انھوں نے نبوت کا دعویٰ ہی کر دیا، جن میں سے مسیلمہ کذاب بھی شامل ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا رافع بن ابو رافع رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا بَعَثَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ، فَمِنْهُمْ مَنْ دَخَلَ فَهَدَاهُ اللهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَكْرَهَهُ السَّيْفُ))

”جب اللہ نے اپنے رسول کو مبعوث کیا تو لوگ کئی طرح سے اسلام میں داخل ہوئے، ان میں کچھ تو وہ تھے کہ جنھیں اللہ نے ہدایت دی اور کچھ وہ تھے کہ جنھیں تلوار نے اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا۔“

المعجم الکبیر للطبرانی:5/21، ح:4467

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا الہامی فیصلہ اور فکری برتری:

لشکر اسامہ کی کامیاب واپسی کے بعد پتہ چلا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے میں اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ تھا۔ جس سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بصیرت اور سیاسی شعور کا علم ہوتا ہے۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی ایمانی بصیرت نے اس بات کو سمجھ لیا تھا کہ جس طرح کلمہ طیبہ کا انکار کرنے والے خلاف تلوار اٹھانا مشروع ہے، اسی طرح جو زکوۃ نہیں دے گا، اُس کے خلاف بھی قتال کرنا جائز ہے، کیونکہ کلمہ اور زکوہ کو الگ الگ نہیں کیا جا سکتا۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے موقف میں کوئی پسپائی اور لغزش نہیں تھی، بالکل واضح اور دوٹوک موقف تھا، جس پر وہ ڈٹ گئے۔ اسلامی احکامات کے اصل حالت میں باقی رہنے اور جاری کرنے میں اس موقف کا بڑا اہم کردار ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کمال اطاعت اور محبت رسول باقی تمام مسلمانوں کے لیے قیامت تک مشعل راہ ہے۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی اور خلافت کا حق ادا کر دیا۔ اور اپنے اس عمل سے قیامت تک مسلمانوں کی دعاؤں کے مستحق قرار پائے۔

جنگ یمامہ میں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار

مرتدین میں سے مسیلمہ کذاب بھی ایک ہے، جس نے جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر دیا اور کہا: مجھ پر کوئی قرآن کی طرح کوئی کتاب نازل ہوئی ہے۔ (نعوذ باللہ)

اس کے جھوٹے دعووں کی وجہ سے بہت سارے لوگوں نے اس کی تصدیق کی اور اہل یمامہ میں سے کثیر تعداد نے اس کی پیروی کی۔ اور اس کے مکر وفریب کی وجہ سے اسے خوب تقویت ملی۔

اگرچہ جنگ یمامہ میں بارہ سو کبار اور نامور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شہادت ہوئی مگر ختم نبوت کے منکرین اور سب سے بڑے دجال مسیلمہ کذاب اور تمام مرتدین کے فتنے کو ہمیشہ کے لیے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔

مدینہ میں خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! مدینہ میں کوئی مرد نہ رہے، اہل بدر ہوں یا اہل احد، سب یمامہ کا رخ کرو۔

بھیگتی آنکھوں سے وہ دوبارہ گویا ہوئے:

مدینہ میں کوئی نہ رہے حتی کہ جنگل کے درندے آئیں اور ابوبکر کو گھسیٹ کر لے جائیں۔

اللہ گواہ ہے کہ اگر علی المرتضی رضی اللہ عنہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نہ روکتے تو وہ خود تلوار اٹھا کر یمامہ کا رخ کرتے۔

منکرین ختم نبوت پر صدیق رضی اللہ عنہ کی لشکرکشی:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب ملعون اور مرتدین کے خاتمہ کے لیے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جن کا لقب سیف اللہ تھا، انھیں روانہ کیا اور ان کی مدد کے لیے مختلف سریے اور دستے روانہ کیے۔

سیدنا خالد نے طلیحہ اسدی کذاب سے زبردست معرکہ کیا اور اللہ نے اسلام کو فتح دی، وہ اور اس کی قوم کے لوگ دم دبا کر بھاگ نکلے۔ طلیحہ اسدی نے اپنی قوم کو بھاگتے ہوئے تو کہا: تمہارے لیے ہلاکت کہا جاتے ہو؟ اُن میں سے ایک آدمی نے جواب دیتے یوں کہا:

((وَأَنَا أُحَدِّثُكَ مَا يَهْزِمُنَا ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَمُوتَ صَاحِبُهُ قَبْلَهُ , وَإِنَّا لَنَلْقَى قَوْمًا كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَمُوتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ))

''میں آپ کو شکست کی وجہ بتاتا ہوں، بات یہ ہے کہ ہم میں سے ہر آدمی چاہتا ہے کہ مجھے کچھ نہ ہو اور میرا دوسرا ساتھی مجھ سے پہلے مر جائے، لیکن جس قوم سے ہمارا پالا پڑا ہوا ہے اس قوم کا ہر پیر و جوان یہ چاہتا ہے کہ میں اپنے ساتھی سے پہلے شہید ہو جاؤں، (چنانچہ یہی وہ وجہ ہے کہ ہم دم دبا کر بھاگ رہے ہیں۔)''

السنن الکبریٰ للامام البیہقی، 304/8، ح: 16728

......☆ بنوحنیفہ کا وہ باغ جس کا نام حدیقة الرحمن تھا، لیکن معرکہ یمامہ میں اس قدر خون بہا کہ اس کا نام حدیقة الموت پڑ گیا۔

بے مثال دلیری:

جب مسیلمہ کذاب کے خلاف گھیرا تنگ ہو گیا، وہ عقرباء نامی جگہ سے اپنا پڑاؤ چھوڑ باغ کی لمبی فصیلوں میں گھس گیا تو مسلمان مجاہدین نے ہر طریقے سے شگاف کرنے کی کوشش کی مگر جب کامیابی نہ ہوئی تو سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے مسلمان مجاہدین سے کہا:

اے مسلمانو! مجھے اٹھا کر باغ کے اندر پھینک دو۔ چنانچہ صحابہ نے اپنی ڈھالوں اور نیزوں پر اٹھا کر باغ کے اندر پھینک دیا اور انھوں نے لڑتے ہوئے دروازہ کھول دیا، جس سے مسلمان فوجیں باغ کے اندر داخل ہوئیں۔ جس سے مسیلمہ اور اس کی فوج کو یقین ہو گیا کہ اب ہم بچ نہیں سکتے، حق آ گیا اور باطل نیست و نابود ہو گیا۔

سیرۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ للدکتور الصلابی، ص: 359

سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کا کارنامہ:

مسلمان فوج جب مرتدین کے خلاف لڑتی ہوئی مسیلمہ کذاب تک جا پہنچی، وہ دیوار کے اوٹ میں چھپا ہوا اور ڈر کے مارے کھڑا اور غصہ سے پاگل ہو چکا تھا۔ اسی دوران سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، انھوں نے اپنا حربہ پھنکا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو اس کے آر پار ہو گیا اور پھر سیدنا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سے اُسے ڈھیر کر دیا۔

سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ خود کہا کرتے تھے:

((قَتَلْتُ بِحَرْبَتِیْ هٰذِهٖ خَیْرَ النَّاسِ یَقْصُدُ حَمْزَةَ وَشَرُّ النَّاسِ یَقْصُدُ مُسَیْلَمَةَ الکذاب))

''میں نے اپنے اس بھالے سے لوگوں میں سے سب سے بہترین کو شہید کیا ہے یعنی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور پھر اسی حربہ کے ساتھ میں نے سب سے بدترین انسان کو بھی واصل جہنم کیا ہے، یعنی مسیلمہ کذاب۔''

......☆اس جنگ میں صرف انصار میں سے ستر (70) مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا تھا

[اسناده صحیح] مسند ابی عوانة:6859

......☆ایک روایت کے مطابق چھ سو مسلمان مجموعی طور پر شہید ہوئے جن میں بہت سے مہاجرین وانصار شامل تھے اور اکیس ہزار اہل یمامہ مارے گئے اور اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

جمع قرآن میں صدیق کا کردار

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا صدیق قرآن مجید کو سب سے زیادہ جاننے اور عمل کرنے والے تھے۔ معرکہ یمامہ میں بہت سارے حفاظ اور قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جام شہادت نوش کر گئے تھے، جس وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ قرآن کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ جس کو سیدنا صدیق نے قبول کر لیا اور سیدنا زید بن ثابت کو ذمہ داری سونپی گئی اور کام شروع کر دیا۔

جمع قرآن کے مبارک کام کا آغاز:

سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کاتب وحی بیان کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ (مسیلمہ کذاب کے خلاف) کی لڑائی میں بہت سے صحابہ شہید ہو گئے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا، جب کہ ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔

سیدنا زید نے کہا کہ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا: جنگ یمامہ میں بہت زیادہ مسلمان شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ (کفار کے خلاف) لڑائیوں میں یونہی قرآن کے علماء اور قاری شہید ہوتے گئے تو اس طرح قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ اس لیے آپ قرآن کو ایک جگہ جمع کرا دیں اور میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ضرور قرآن کو جمع کرا دیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجھے یہی بات کہتے: اللہ کی قسم! یہ کام خیر پر مشتمل ہے۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((فَلَمْ یَزَلْ عُمَرُ یُرَاجِعُنِیْ فِیْهِ حَتّٰی شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِیْ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس معاملہ پر بات کرتے رہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لیے میرا بھی سینہ کھول دیا۔‘‘

صحیح البخاری:4679

......☆ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((یَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ هُوَ أَوَّلُ مَنْ جمعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ))

’’اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے کہ انھوں نے سب سے پہلے قرآن مجید کو جمع کیا۔‘‘

[اسنادہ حسن] مصنف ابن ابی شیبۃ ، 248/7 ، ح: 35740

......☆ ’’یہ مصحف سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور پھر سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو ملا۔‘‘

صحیح البخاری:4679

مانعین زکوٰۃ کا فتنہ اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی فقہی بصیرت

مرتدین کے متعلق سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کرنے کا حکم جاری کیا۔ ارکان اسلام کے انکار کے فتنہ میں مسلمانوں کے شیرازہ بکھرنے کا خطرہ تھا، کفار ومشرکین کے خلاف جہاد سے پہلے مرتدین کا قلع قمع کرنا ضروری تھا۔

اس صورت حال کے پیش نظر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو مشورہ کے لیے طلب کیا، تو کچھ صحابہ نے کہا: مانعین زکوہ کے خلاف کفار ومشرکین کی طرح قتال نہیں کیا جا سکتا، یہ رائے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بھی تھی کہ قتال نہیں کیا جا سکتا، لیکن سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے اس رائے مسترد کر دیا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اُس شخص کے خلاف کیسے قتال کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّى مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ))

’’مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ لا إله إلا الله کی شہادت نہ دیں اور جو شخص اس کی شہادت دیدے تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہے۔‘‘

لیکن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((وَاللّٰہِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلَاۃِ وَالزَّکَاۃِ، فَإِنَّ الزَّکَاۃَ حَقُّ المَالِ، وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُونِی عَنَاقًا کَانُوا یُؤَدُّونَہَا إِلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُہُمْ عَلَی مَنْعِہَا))

''اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو زکوٰۃ اور نماز میں تفریق کرے گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انہوں نے زکوٰۃ میں چار مہینے کی (بکری کے) بچے کو دینے سے بھی انکار کیا جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دلیل اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف سن کر کہا:

((فَوَاللّٰہِ مَا ہُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَ أَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، فَعَرَفْتُ أَنَّہُ الحَقُّ))

''اللہ کی قسم! یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا تھا اور بعد میں، میں بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی حق پر تھے۔''

صحیح البخاری:1399-1400

خلاصہ جمعہ

﴿وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ [الزمر:33]

﴿اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا﴾ [البقرۃ:40]

((اُثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ، وَصِدِّیقٌ، وَشَہِیدَانِ)) صحیح البخاری:3675

بارگاہِ نبوت سے صدیق لقب پانے والے:

((اُثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ، وَصِدِّیقٌ، وَشَہِیدَانِ))

صحیح البخاری:3675

اسی بارے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ [الزمر:33]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تم جہنم سے آزاد ہو!

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا))

[صحیح] سنن الترمذی:3679

......☆ اسی بارے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ أَبِي بَكْرٍ))

[صحیح] سنن الترمذی:3661

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ فرمان سنا تو رونے لگے اور کہا: اے اللہ کے رسول!

((هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ))

[صحیح] سنن ابن ماجہ: 94

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جذبہ محبت رسول:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

((مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟))

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ((أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ))

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ((لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا))

[حسن] سنن ابن ماجہ:1678

جس کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ آیا ہے:

﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ [البقرۃ:40]

وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق کا **منہج**

صدیق رضی اللہ عنہ نے کپڑا ہٹا کر ماتھے کو بوسہ دیا، رونے لگے اور کہا:

((بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حادثہ دل فگار اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا موقف:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ حجرہ عائشہ سے باہر تشریف لائے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے۔ یہ بات سن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((اِجْلِسْ یَا عُمَرُ)) ''اے عمر! بیٹھ جاؤ''

سیدنا صدیق نے حمد وثناء کے بعد لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

((أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى))

اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾

[آل عمران:144]

صحیح البخاری:1241۔ صحیح البخاری: 4454

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی استقامت، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((وَاللَّهِ! لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوْهَا))

صحیح البخاری: 4454

صدیق رضی اللہ عنہ کی قرآنی استدلال اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خاموشی:

((وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلاهَا فَعَقِرْتُ، حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ، وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا، عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ))

صحیح البخاری: 4454

سیدنا سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا مکہ میں خطبہ:

سیدنا سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مکہ میں کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے کہا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((وَاللّٰهِ إِنِّي لأَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الدِّيْنَ سَيَمْتَدُّ اِمْتِدَادَ الشَّمْسِ فِيْ طُلُوْعِهَا إِلٰى غُرُوْبِهَا، فَلَا يَغُرَّنَّكُمْ هٰذَا مِنْ أَنْفُسِكُمْ))

المفصل فی تاریخ العرب قبل العرب، 423/16

خلافتِ صدیق کی اولیت کے دلائل

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدت پکڑ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))

صحیح البخاری:664

......☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھیجا اور فرمایا:

((إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ))

صحیح البخاری:687

......☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مرض الموت میں فرمایا:

((ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ، أَبَاكِ، وَأَخَاكِ، حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلَى، وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ))

صحیح مسلم:2387

......☆ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ ایک شخص بولا میں نے دیکھا:

((رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ))

رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا:

((خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ))

[صحیح] سنن ابوداود:4634-4635

......☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَجْمَعَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، وَاسْتَخْلَفُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ))

[حسن لذاتہ] مستدرك للامام الحاكم: 4476

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

السنة النبوية:140/1

سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین وانصار کا اختلاف اور صدیق اکبر کا کردار

صحابہ کا اختلاف صدیق رضی اللہ عنہ کی بصیرت سے حل:

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین وانصار کو خطبہ دیتے کہا:

((فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللهِ وَكَتِيبَةُ الإِسْلاَمِ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ المُهَاجِرِينَ رَهْطٌ، وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ، فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا، وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الأَمْرِ))

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی گفتگو کے آخر میں فرمایا:

((مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ، وَلَنْ يُعْرَفَ هَذَا الأَمْرُ إِلَّا لِهَذَا الحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ، هُمْ أَوْسَطُ العَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا، وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ))

صحيح البخاری:6830

دو خلفاء کی رائے اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کی حکمت:

انصار میں سے ایک شخص سیدنا حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میرے پاس ایک عمدہ رائے ہے، جس سے دونوں قوموں کا معاملہ حل ہو جائے اور اختلاف نہیں رہے گا۔

((مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ))

اس رائے کے بعد صحابہ کے درمیان شور وغوغا برپا اور آوازیں بلند ہونے لگیں اور اسی موقع پر سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کن قدم اٹھایا جس سے سارا اختلاف اور شور ختم ہو گیا اور انھوں نے کہا:

(ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ، وَبَايَعَهُ المُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الأَنْصَارُ)

......☆ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا:

((وَإِنَّا وَاللهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوَى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ))

صحيح البخاری:6830

......☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا:

((اَلأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ))

[صحيح] مسند احمد :12307

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میراثِ نبوی اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف

باغ فدک، خیبر کی زمین اور صدیق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ:

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا المَالِ، يَعْنِي مَالَ اللَّهِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى المَأْكَلِ))

صحيح البخاری:3712

......☆ اس لیے سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ بار بار یہی بات کہتے رہے:

((لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ))

صحيح البخاری:3093

......☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي، فَهُوَ صَدَقَةٌ))

صحيح مسلم:1760

لشکرِ اسامہ کی روانگی اور صدیق رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے امیر مقرر کرنے پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا، جس کے بارے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ))

صحيح البخاری: 4468

لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قوت ایمان، قوتِ شجاعت اور قوت استقامت وہمت دیکھیں کہ انھوں نے سب کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي بَكْرٍ بِيَدِهِ، لَوْ ظَنَنْتُ أَنَّ السِّبَاعَ تَخَطَّفُنِي لَأَنْفَذْتُ بَعْثَ أُسَامَةَ كَمَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْقُرَى غَيْرِي لَأَنْفَذْتُهُ))

تاريخ الطبری:225/3

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فتنہ ارتداد اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار

ارتداد کے اسباب اور علاج:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا رافع بن ابورافع رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا بَعَثَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ، فَمِنْهُمْ مَنْ دَخَلَ فَهَدَاهُ اللهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَكْرَهَهُ السَّيْفُ))

المعجم الکبیر للطبرانی:21/5، ح:4467

منکرین ختم نبوت پر صدیق رضی اللہ عنہ کی لشکرکشی:

سیدنا خالد نے طلیحہ اسدی کذاب سے زبردست معرکہ کیا اور اللہ نے اسلام کو فتح دی، وہ اور اس کی قوم کے لوگ دم دبا کر بھاگ نکلے۔ طلیحہ اسدی نے اپنی قوم کو بھاگتے ہوئے تو کہا: تمہارے لیے ہلاکت کہا جاتے ہو؟ اُن میں سے ایک آدمی نے جواب دیتے یوں کہا:

((وَأَنَا أُحَدِّثُكَ مَا يَهْزِمُنَا، إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَمُوتَ صَاحِبُهُ قَبْلَهُ، وَإِنَّا لَنَلْقَى قَوْمًا كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَمُوتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ))

السنن الکبریٰ للامام البیہقی، 304/8، ح: 16728

سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ خود کہا کرتے تھے:

((قَتَلْتُ بِحَرْبَتِي هٰذِهِ خَيْرَ النَّاسِ يَقْصُدُ حَمْزَةَ وَشَرُّ النَّاسِ يَقْصُدُ مُسَيْلَمَةَ الكذاب))

جمع قرآن میں صدیق کا کردار

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجھے یہی بات کہتے: اللہ کی قسم! یہ کام خیر پر مشتمل ہے۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِي))

صحیح البخاری:4679

......☆ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ))

[اسنادہ حسن] مصنف ابن ابی شیبۃ، 248/7، ح: 35740

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مانعین زکوۃ کا فتنہ اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی فقہی بصیرت

مرتدین کے متعلق سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اُس شخص کے خلاف کیسے قتال کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّى مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ))

لیکن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

((وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ المَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِى عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا))

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دلیل اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف سن کر کہا:

((فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِى بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَقُّ))

صحيح البخارى:1399ـ1400

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03424449009	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211
	03034125519	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com